This question paper contains 8 printed pages]

*Your Roll No.....................*

**2694**

**B.A. (PROGRAMME)/II/III D-I**

**(Language Course)**

URDU LANGUAGE (C)

*Time* : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 100

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ مندرجہ ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع

سیاق وسباق کیجیے: ۲۰

(الف)

چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھا آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

ایسے کہ تھمتے ہی نہ تھے۔ کتاب کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے

اٹھانا چاہا۔ کئی مرتبہ کی کوشش میں اسے مشکل سے اٹھا پایا۔ پھر

کچھ سوچ میں پڑ گیا۔ یہ عظیم الشان گھڑی اور یہ چھوٹا خیال

P.T.O.

۔۔۔۔۔ان کو شرما کر تجھے کیا ملے گا ؟ ۔۔۔۔۔تو اپنا کام چلا ۔۔۔۔۔ اپنے کام سے کام ۔۔۔۔۔ منزل آ پہنچی ۔۔۔۔۔ آخری قدم کیوں ڈگمگائے ؟ ۔۔۔۔۔دونوں ہاتھوں سے کتاب تھامی۔ ہاتھ تھرتھرا رہے تھے۔ جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ اٹھایا ہو۔ بڑی مشکل سے تکیے پر سے سر بھی اٹھایا اور ناتواں جسم کی ساری آخری قوت صرف کر کے کتاب کو اس پاس والی بڑی انگیٹھی میں پھینک دیا۔ جس میں کوئی ڈھائی بجے نوکر نے بہت سے کوئلے ڈالے تھے اور میاں کو سوتا جان کر دوسرے کمرے میں جا کر سو گیا تھا۔

کتاب جلنے لگی اس کی نظر اسی پر جمی ہوئی تھی۔ جلد کے جلنے میں دیر لگی۔ پھر اندر کے کاغذ میں آگ لگی تو ایک شعلہ اٹھا اس کی روشنی میں اس کے ہونٹوں پر ایک خفیف سی مسکراہٹ دکھائی دی اور چہرے پر ایک عجیب اطمینان۔ ادھر موذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا اور نیکیوں کے اس کارواں سالار کی رسالت

کے اعلان کے ساتھ ساتھ اس کی امت کے اس نیک راہ

رو نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں موند لیں۔

(ب)

نہ جانے کتنی بیوائیں اس کے روپے سے پلی تھیں۔ کتنے یتیم بچے اس کی مدد سے پڑھ پڑھ کر اچھے اچھے کاموں سے لگ گئے تھے۔ کتنے مدرسے اس کی سخاوت سے چل رہے تھے۔ کتنے قومی کام کرنے والوں کو اس نے روٹی کپڑے سے بے فکر کر دیا تھا اور وہ یک سوئی سے اپنی اپنی دھن میں لگے ہوئے تھے۔ کئی شفا خانوں میں دوا کا سارا خرچ اس نے اپنے سر لے لیا تھا اور ہزاروں دکھی، بیماروں کو بے جانے اس کے روپے سے روز آرام پہنچتا تھا لیکن یہ مشہور تھا وہی ''کنجوس مکھی چوس''، ''دنیا کا کتا''، ''نہ اپنے کام آئے نہ کسی اور کے'' کوئی اُس پر ہنستا تھا۔ کوئی خفا ہوتا تھا۔ سب اسے برا سمجھتے تھے۔

آدمی کتنا ہی نیک ہو۔ دوسروں کے ہر دم برا کہنے سے جی دکھتا ہی ہے۔ اس کے دل کو بھی کبھی کبھی بڑی ٹھیس لگتی تھی جھنجھلاتا تھا۔ آنکھوں میں آنسو بھر بھر آتے تھے، مگر پھر صبر کر لیتا تھا۔

۲۔ مندرجہ ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی **ایک** کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے ۲۰

(الف)

گل ہوئی جاتی ہے افسردہ، سلگتی ہوئی شام

دھل کے نکلے گی ابھی چشمہ مہتاب سے رات

اور مشتاق نگاہوں کی سنی جائے گی

اور ان ہاتھوں سے مس ہوں گے یہ ترسے ہوئے ہات

ان کا آنچل ہے کہ رخسار کہ پیراہن ہے

کچھ تو ہے جس سے ہوئی جاتی ہے چلمن رنگیں

موت اور زیست کی روزانہ صف آرائی میں
ہم پہ کیا گزرے گی، اجداد پہ کیا گزری ہے
جانے اس زلف کی موہوم گھنی چھاؤں میں
ٹمٹماتا ہے وہ آویزہ ابھی تک کہ نہیں؟

(ب)

وہ سب جو قبضہ انساں و ممکنات میں تھا
کیا تمام مسیحا قریب و دور جو تھے
طلب کئے گئے، سب کو زیر کثیر دیا
مگر خدا کو جو منظور تھا وہ ہو کے رہا
اجل نے بیٹے سے محبوب باپ چھین لیا
خبر یہ پھیل گئی دور، پاس پل بھر میں
ہر ایک روتا تھا زار و قطار سن کر
پسر کے بین کا دل پر اثر شدید ہوا

۳۔ مندرجہ ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی **ایک** کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے: ۱۵

(الف)

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا
دل لے کے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں
الٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا
ڈرتا ہوں دیکھ کر دل بے آرزو کو میں
سنسان گھر یہ کیوں نہ ہو مہمان تو گیا
گو نامہ بر سے خوش نہ ہوا پر ہزار شکر
مجھ کو وہ میرے نام سے پہچان تو گیا

(ب)

لائی حیات، آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ، اپنی خوشی چلے
ہو عمر خضر بھی، تو ہو معلوم وقت مرگ
ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

ہم سے بھی اس بساط پہ کم ہوں گے بدقمار

جو چال ہم چلے سو نہایت بری چلے

بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے

پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے

لیلیٰ کا ناقہ، دشت میں، تاثیرِ عشق سے

سن کر فغانِ قیس، بجائے خدا چلے

۴۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی تین کی تعریف مع مثالوں کے لکھیے: ۱۵

(۱) قطعہ

(۲) قصیدہ

(۳) مرثیہ

(۴) تشبیہ

(۵) وجہ تشبیہ

۵۔ غالبؔ یا بہادر شاہ ظفرؔ کی شاعرانہ خصوصیات بیان کیجیے۔ ۱۰

۶۔ ساحرلدھیانوی یا فیض احمد فیضؔ کی نظم نگاری پر **ایک** تفصیلی مضمون لکھیے۔ ۱۰

۷۔ سرسید احمد خاں کے مضمون ''رسم و رواج'' یا ذکاء اللہ دہلوی کے مضمون ''زمین کی حکایت'' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ ۱۰

یا

'مرزا چپاتی' کا خاکہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔